46544 ـ نماز وتر کی وارد شدہ کیفیات

سوال

نماز وتر کی ادائیگی میں افضل کیفیت کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز وتر اللہ تعالی کے قرب کے لیے سب سے افضل اور عظیم عبادات میں شامل ہوتی ہے، حتی کہ بعض علماء کرام ـ یعنی احناف ـ تو اسے واجبات میں شمار کرتے ہیں، لیکن صحیح یہی ہے کہ یہ سنت مؤکدہ میں شامل ہوتی ہے جس کی مسلمان شخص کو ضرور محافظت کرنی چاہیے، اور اسے ترک نہیں کرنا چاہیے.

امام احمد رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" نماز وتر چھوڑنے والا شخص برا آدمی ہے، اس کی گواہی قبول نہیں کرنی چاہیے"

جو کہ نماز وتر کی ادائیگی کی تاکید پر دلالت کرتی ہے.

نماز وتر کی ادائیگی کی کیفیات کا خلاصہ ہم مندرجہ ذیل نقاط میں بیان کر سکتے ہیں:

نماز وتر کی ادائیگی کا وقت:

اس کا وقت نماز عشاء کی ادائیگی سے شروع ہوتا، یعنی جب انسان نماز عشاء ادا کر لے چاہے وہ مغرب اور عشاء کو جمع تقدیم کی شکل میں ادا کرے تو عشاء کی نماز ادا کرنے سے لیکر طلوع فجر تك نماز وتر کا وقت رہے گا.

کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" یقینا اللہ تعالی نے تمہیں ایك نماز زیادہ دی ہے اور وہ نماز وتر ہے جو اللہ تعالی نے تمہارے لیے عشاء اور طلوع فجر کے درمیان بنائی ہے"

سنن ترمذی حدیث نمبر (425) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح ترمذی میں صحیح کہا ہے.

اور کیا نماز وتر کو اول وقت میں ادا کرنا افضل ہے یا کہ تاخیر کے ساتھ ادا کرنا افضل ہے ؟

سنت نبویہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ جو شخص رات کے آخر میں بیدار ہونے کا طمع رکھتا ہو اس کے لیے نماز وتر میں تاخیر کرنا افضل ہے، کیونکہ رات کے آخری حصہ میں نماز پڑھنی افضل ہے، اور اس میں فرشتے حاضر ہو تے ہیں، اور جسے خدشہ ہو کہ وہ رات کے آخر میں بیدار نہیں ہو سکتا تو اس کے لیے سونے سے قبل نماز وتر ادا کرنا افضل ہے، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے.

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جسے خدشہ ہو کہ وہ رات کے آخر میں بیدار نہیں ہو سکے گا تو وہ رات کے اول حصہ میں وتر ادا کر لے، اور جسے یہ طمع ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں بیدار ہو گا تو وہ وتر رات کےآخری حصہ میں ادا کرے، کیونکہ رات کے آخری حصہ میں ادا کردہ نماز مشہودۃ اور یہ افضل ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (755).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اور یہی صحیح ہے، اور باقی مطلق احادیث کو اس صحیح اورصریح افضلیت پر محمول کیا جائے گا، ان میں یہ حدیث بھی ہے:

" میری دلی دوست نے مجھے وصیت کی کہ میں وتر ادا کر سویا کروں"

یہ اس شخص پر محمول ہو گی جو بیدار نہیں ہو سکتا. اھـ

دیکھیں: شرح مسلم للنووی (3 / 277).

وتر میں رکعات کی تعداد:

کم از کم وتر ایك رکعت ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" رات کے آخر میں ایك رکعت وتر ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (752).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" رات کی نماز دو دو ہے، لہذا جب تم میں سے کسی ایك کو صبح ہونے کا خدشہ ہو تو وہ ایك رکعت ادا کر لے جو اس کی پہلی ادا کردہ نماز کو وتر کر دے گی "

صحیح بخاری حدیث نمبر (911) صحیح مسلم حدیث نمبر (749)

لہذا جب انسان ایك رکعت ادا کرنے پر ہی اکتفا کرے تو اس نے سنت پر عمل کر لیا...

اور اس کے لیے تین اور پانچ اور سات اور نو رکعت وتر بھی ادا کرنے جائز ہیں.

اگر وہ تین وتر ادا کرے تو اس کے لیے دو طریقوں سے تین وتر ادا کرنے مشروع ہیں:

پہلا طریقہ:

وہ تین رکعت ایك ہی تشہد کے ساتھ ادا کرے. اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث میں پائی جاتی ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی دو رکعتوں میں سلام نہیں پھیرتے تھے"

اور ایك روایت کے الفاظ یہ ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر ادا کرتے تو اس کی آخر کے علاوہ نہیں بیٹھتے تھے"

سنن نسائی (3 / 234) سنن بیھقی (3 / 31) امام نووی رحمہ اللہ تعالی المجموع میں لکھتےہیں: امام نسائی نے حسن سند کے ساتھ اور بیھقی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے. اھـ

دیکھیں: المجموع للنووی (4 / 7).

دوسرا طریقہ:

وہ دو رکعت ادا کر کے سلام پھیر دے اور پھر ایك رکعت واتر ادا کرے اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما دو رکعت اور اپنے وتر کے درمیان سلام پھیرتے تھے، اور انہوں نے بتایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے تھے"

رواہ ابن حبان حدیث نمبر (2435) ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباری (2 / 482) میں کہتے ہیں اس کی سند قوی

ہے. اھ

لیکن اگر وہ پانچ یا سات وتر اکٹھے ادا کرے تو صرف اس کے آخر میں ایک ہی تشہد بیٹھے اور سلام پھیر دے، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت نماز ادا کرتے اس میں پانچ رکعت وتر ادا کرتے اور ان میں آخری رکعت کے علاوہ کہیں نہ بیٹھتے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (737).

اور ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ اور سات وتر ادا کرتے اور ان کے درمیان سلام اور کلام کے ساتھ علیدگی نہیں کرتے تھے"

مسند احمد (6 / 290) سنن نسائی حدیث نمبر (1714) نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں اس کی سند جید ہے.

دیکھیں: الفتح الربانی (2 / 297) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور جب اکٹھی نو رکعت وتر ادا کرنی ہوں تو تو آٹھویں رکعت میں تشہد بیٹھ کر پھر نویں رکعت کے لیے کھڑا ہو اور سلام نہ پھیرے اور نویں رکعت میں تشہد بیٹھ کر سلام پھیرے گا، اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نو رکعات ادا کرتے اور ان میں آٹھویں رکعت میں بیٹھ کر اللہ تعالی کا ذکر اور اس کی حمد بیان کرتے اور دعاء کرتے اور سلام پھیرے بغیر اٹھ جاتے پھر اٹھ کر نویں رکعت ادا کر کے بیٹھتے اور اللہ تعالی کا ذکر اور اس کی حمد بیان کر کے دعاء کرتے اور پھر ہمیں سنا کر سلام پھیرتے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (746).

اور اگر وہ گیارہ رکعت ادا کرے تو پھر ہر دو رکعت میں سلام پھیرے اور آخر میں ایک وتر ادا کرے.

وتر میں کم از کم اور اس میں قرآت کیا ہو گی:

وتر میں کم از کم کمال یہ ہے کہ دو رکعت ادا کر کے سلام پھیری جائے اور پھر ایك رکعت ادا کر کے سلام پھیرے، اور تینوں کوایك سلام اور ایك تشھد کے ساتھ ادا کرنا بھی جائز ہے، اس میں دو تشھد نہ کرے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے.

اور پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلی پوری سورۃ پڑھے، اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھے.

ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں سبح اسم ربك الاعلی اور قل یا ایھالکافرون اور قل ہو اللہ احد پڑھا کرتے تھے"

سنن نسائی حدیث نمبر (1729) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

نماز وتر کی مندرجہ بالا سب صورتیں اور کیفیات سنت میں وارد ہیں اور اکمل یہ ہے کہ مسلمان شخص ایك ہی کیفیت میں نماز وتر ادا نہ کرتا رہے بلکہ اسے کبھی ایك اور کبھی دوسری کیفیت میں نماز وتر ادا کرنی چاہیے تا کہ وہ سنت کے سب طریقوں پر عمل کر سکے.

واللہ اعلم .